6-8-2020

Name - Hai Rashid

Asst-Professor (Urdu) R N COLLEGE

HAJIPUR, BRABU, MUZAFFRPUR

موضوع - ڈرامہ 'ضحاک' محمد حسن کا تنقیدی مطالعہ

Topic - Drama 'ZAHAK' by Md. Hassan - A critical Analysis.

BA (H) - PART I

خاک - ڈاکٹر محمد حسن

"خاک" مشہور و معروف نقاد ڈاکٹر محمد حسن کا ڈرامہ ہے۔
جس کی اشاعت 1980 میں کتابی صورت میں ہوئی۔
یہ ڈرامہ اس وقت لکھا گیا جب ایمرجنسی اپنے شباب پر تھی۔ یہ ڈرامہ
مزاحمتی ادب کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔
"خاک" ہر دو سماجی شاہناموں کے ابتدائی حصے کا ایک واقعہ ہے۔
ڈاکٹر محمد حسن کے ڈرامے "خاک" کی مخصوص سیاسی معنویت ہے۔
بقول محمد حسن
"یہ ڈرامہ تین سطحوں کا ڈرامہ ہے جہاں ایک سطح پر وہ
ہنگامی حالات اور ایمرجنسی کی صورت حال سے جڑا ہوا ہے۔
وہیں دوسری سطح پر اس کا موضوع یہ ہے کہ سیاسی اقتدار
والا طبقہ تہذیب کے لائق احترام اور لطافت جانبدار شہری
اداروں، قانون اور عدالت، علم و ہنر، فن اور مذہب کو کس
طرح اپنے مفادات کے لئے استعمال کرتے ہیں اور

شہرہ سطح پر اس کا موضوع وہ صنعتی ترقی اور وہ مشین ہے

جو انسان کی دریافت ہے مگر فرد انسانی کی ~~اہمیت ختم کر سکتی ہے~~

اہمیت کم کر دیتی ہے اور منافع کے لیے استعمال ہونے والی یہ مشین انسان

کو ایک ایسے شکنجے میں جکڑ رکھتی ہے جس کی قیمت انسان اپنی روح

کو گروی رکھ کر ادا کرتا ہے۔ اسی لیے دہقان کا اپنی جان بچانا [illegible]

لگتا ہے کہ بوڑھا جادوگر جو اس کی روح کے بدلے خرید رہا ہے اسے

کسی دوسرے علاقوں میں استعمال کرنے کے لیے بیچے جاتا ہے۔

(پیش کش کے لیے دیکھیے اشارہ، دہقان ص 75-76)

یہ ڈرامہ چھ مناظر پر مشتمل ہے۔ اس ڈرامے کے کردار مندرجہ ذیل ہیں۔

دہقان، نوشابہ، فیروز، بوڑھا، وزیر اعظم، فوجی افسر، حاکم،

مشاہیر، جج، راہب ۔۔۔

پہلے منظر میں سانپوں کے ڈسنے سے مشتعل دہقان اور دربار کے پہلو۔ ابلیس کی

بوڑھے جادوگر کے روپ میں آکر دہقان کی روح کے عوض انسانی بھیجوں کو

سانپوں کی خوراک بنانے کا مشورہ دیتا ہے اور وزیر اعظم اس [illegible]

مسئلے کو قومی مسئلہ قرار دینے کی حکمت عملی پر غور کرتا ہے۔۔۔

دوسرے منظر میں وزیر اعظم، فوجی افسر کی مدد سے انسانی ضمیر (شعور)

کی خرید و فروخت کے پیشہ ور دلال یعنی جج، راہب، استاد، شاعر اور رقاص،

کو قومی مذاکرہ رکھتا ہے۔

تیسرے منظر میں بادشاہ کی خواب گاہ، نوشابہ اور خادمہ کے سامنے

موجود ہیں، پھر وزیر اعظم نئے دستکار پیش کرتا ہے جن میں خریدار بھی شامل

ہے، مگر انسانی ضمیر کے دلال اسے دینے غسل خانے میں کامیاب نہیں ہوتے۔

چوتھے منظر میں نوشابہ اپنے آپ کو اور اپنے ماضی کو عیاں کرکے خریداروں کے

سامنے سوالی بنتی ہے۔

پانچویں منظر میں استاد، شاعر، رقاص اور جج اپنے اپنے ضمیر کی کھنک سے

آزردہ ہے، مگر فوجی افسر پہلے اخراجات کے خواب اور بعد میں ریاست

کے خلاف جرم کے پاداش میں گرفتار کرلیتا ہے۔

چھٹے اور آخری منظر میں جب جج، راہب، استاد، شاعر، رقاص اور نوشابہ

کی گردن مارنے والا پیدا ہوتا ہے اور پھر افکند ، پیدا ہو جاتا ہے شر ابلیس
ضحاک کو لے کر ختم ہو جاتا ہے ۔

ڈاکٹر کشور ناہید چند جینز والے میں جدید ایجادات اور ادوار کے ذکر کے ساتھ
انگریزی الفاظ کی موجودگی بھی ذہنی الجھن پیدا کرتی ہے ۔

درحقیقت آج پوری دنیا میں ایسے حکمرانوں کی کمی نہیں جو عوام کی گردن پر مسلط ہیں ۔
خوشبو خانے اور کالستان کو تعمیر کر رہے ہیں ۔ شہر بھی خون درد میں انتہائی غم بھی ہو جاتا ہیں ۔
یہ نکتہ بھی اہم ہے کہ حکمران احمق ہیں لہذا ضحاک کشور ناہید کی مدح میں کلمات
سنا کر اکثر شہرت کی فرمائش کرتا ہے ۔

کشور ناہید 'ممالک لینڈ' لڑکوں کی نمائندہ بن جاتی ہے ۔ وہ فریدون سے کہتی ہے
" جب تک میرے ناکی بچی بھی ہے اندر رہائش رہی میں انتظار کرتی رہی ہوں پھر ایک دن
میں نے ملک کا تاج پہنا اور اس کسان کی بچی کی گردن کو کپڑے سے لو نوچ کر
کر کے کھا لیا ۔ (ص [illegible])

فریدون کے بارے میں مصنف نے لکھا ہے " الف لیلہ اور اس کے بیشتر اداروں
کی نجات دہندہ محبت کرنے والا ہے اور فریدون اس کا نمائندہ ہے " ص 76
اس کردار کی توضیح اس کی زبانی بھی کی جاتی ہے ۔ یہ بات اہم ہے کہ

جیسا کہ فوج اور ریاست کے نام پر ایک طبقے یا گروہ کے مفادات کے لیے ہر جرم میں

چھپانے کو حب الوطنی قرار دیا جاتا ہے، جیسا کہ اس کا (کرنا) جرم ہے وہاں فوجی وردی

لگتا ہے۔

"میں اس طرح مرنا چاہتا ہوں کہ میرے ہونٹوں پر الفاظ زندہ رہیں" ص 57

فوجی افسر کا کردار آج کی دنیا کے ممالک کے لیے ملزموں کا درجہ اختیار کر گیا ہے

ہمارے اس دنیا میں اس کردار کی معنویت نمایاں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ فوجی

افسر (بنا خواہش سے) لکھتا ہے

"ہم میں سے کسی کا بھی قد تلوار سے لمبا نہیں ہے" ص 45

مصنف کے نزدیک راہب وہ شخص ہے جس کے ضمیر میں سچائی اور اضطراب کا شعور

بھی ختم نہیں ہوتی۔ وہ لکھتا ہے:

"میں جانتا ہوں جو کچھ ہوتا ہے، وہ ہماری قسمت میں روز ازل لکھ دیا گیا تھا، اور

ہم جو کچھ پاتے ہیں ہمارے پچھلے جنم کا پھل ہوتا ہے۔" ص 45

جج جو ابتدا احتجاج کرتا ہے مگر طاقت ور اسے آمادہ کر لیتے ہیں اور وہ منافقانہ

انداز میں فیصلہ سنا رہا ہے۔

یہاں یہ نکتہ اہم ہے کہ فوجی ڈرامہ تھا، ایسے معاشروں کے جج صاحبان

کے خواب لاشعور کی جھلک دکھا دیتا ہے۔

استاد کے کردار کے محاسبے کے سلسلے میں مصنف کی تلخی اور جارحیت قابلِ فہم ہے۔

مثلاً اداروں میں میرٹ کے ایسے ہی دلائل ہیں جو ان لوگوں کے خلاف

ہیں جو فنونِ لطیفہ کو کمائی، آسودگی اور اقتدار کی علامات کی خاطر اپنے

تخلیقی ضمیر کی گود میں زبردستی ملمع کاری کے سپرد کر دیتے ہیں۔ مصنف

کی سیاسی بصیرت اور تاریخی شعور مشرقی دنیا کے منظر نامے کے ساتھ

وابستہ ہے۔